تعلیمات اسلام
اور
مسیحی اقوام

مصنف

[illegible] محمد طیب [illegible]

نعمان پبلشنگ کمپنی
[illegible]
[illegible] 7249703

تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

سن اشاعت ________ اکتوبر 1997ء

ناشران ______ مولانا محب اللہ صاحب کراچی و محمد یعقوب قصوری لاہور

پرنٹر ________ چوہدری پریس لاہور

قیمت ________ 120 روپے صرف

فون: 042-7241703

حتیٰ کہ اسلام کا مشہور فلسفی اور حکیم بو علی ابن سینا ان روایات کو دیکھ کر علمی حیثیت سے یہ کہنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ عالم میں اعدل المزاج اکمل القویٰ اور اتم الاعضاء ذات قدس نبوی کے سوا دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔

ان شواہد سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جس شریعت نے یہ خبر دی تھی کہ اس مکان شرقی میں مریم عذراء کے سامنے ایک بشر سوی اور تام الخلقت مرد کی لاجواب شبیہ پیش کی گئی تھی اسی شریعت نے یہ بھی بتلایا کہ ایسی لاجواب اور بے نظیر شبیہ اگر عالم میں پیدا کی گئی ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تو گویا شریعت کی ان دونوں خبروں سے بے تکلف یہ نتیجہ نکلتا کہ مریم بتول کے سامنے جبرئیل کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں پیش کیا گیا اور اس طرح آپ کی شبیہ ایک کو مریم کیلئے بمنزلہ زوج کے قرار دیا گیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے بمنزلہ والد کے لیکن ابھی تک یہ نظریہ ایک قیاس اور وجدانی صورت میں محض قرائن و شواہد کے ماتحت ایک لطیفہ و نکتہ کی حیثیت رکھتا تھا جس میں جوش کی شان کچھ مغلوب تھی اور اسی وجہ سے کچھ اور بھی ناقابل التفات تھی کہ ایک ناکارہ علم و عمل کے فکر کی اس میں آمیزش تھی ابھی [illegible] نظریہ کو زبان و قلم پر لانے اور بطور دعویٰ پیش کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی لیکن جبکہ بعض مسلم علماء کا بیان خاطر بھی اس نظریہ کی طرف محسوس ہوا جیسا کہ آگے آ رہا ہے تو ہمت بندھ گئی کہ اس نظریہ کو سطح کاغذ پر پیش کر دیا جائے۔

چنانچہ شیخ عبد الغنی نابلسی نے انجیل کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے جو حقائق پیش کئے ہیں ان سے اس نظریہ پر کافی روشنی پڑ جاتی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی نمایاں ہوتا ہے کہ انجیل میں بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ موجود ہے جبکہ اس کی آیت کی تفسیر سے یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے خاتم المفسرین

السر الى الثالث في روع مريم عليها السلام۔ والآخر اشارة الى عيسى عليه السلام وهي اي النفخ الروح باعتبار انه تكون عنه انتهى (روح المعانی جلد تحت آیۃ التحریم)

جبرئیل نے مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونک دی۔ (جس سے وہ اسی دم حاملہ ہو گئیں) اور اس سے اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے اس روح کے پیش نظر اس اعتبار سے کہ ان کی پیدائش اس روح کے پھونک مارنے سے عمل میں آئی۔

شیخ کی اس تفسیر سے اتنا ضرور واضح ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ کی تکوین ہو تو یہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا والد کی حیثیت میں دخل ضرور ہے پھر مریم نے تو صرف اس ہوئی کیا استفادہ حضور کی صرف شبیہ مبارک ہی حضرت عیسیٰ کیلئے بمنزلہ باپ کے ہو جس میں جبرئیل نمایاں ہو کر مریم کے گریبان میں پھونک ماری۔ لیکن شیخ کے کلام میں اس سے بھی بڑھ کر یہ معنی موجود ہے کہ مریم عذراء کے سامنے صرف شبیہ محمدی ہی نمایاں ہوئی بلکہ حقیقت محمدی بھی اس میں کارفرما تھی جو کل عیسیٰ کا تدبیر تھی۔

پس روح المعانی کی بسم اللہ اور شیخ کی تفسیر اور پیر سیال شریف کے بطور قدر مشترک یہ ضرور عمل کا ہے کہ مریم بتول کے سامنے آکر پھونک مارنے والی حقیقت صورت محمدی کا لباس پہنے ہوئے تھی باپ خواہ حقیقت میں حقیقت محمدی ہی تھی جیسا کہ شیخ کا نظریہ ہے یا جبرئیل علیہ السلام تھے جیسا کہ جمہور کا مسلک ہے مگر ہمارا دعویٰ دونوں صورتوں میں بے غبار رہتا ہے کہ بہر صورت شبیہ محمدی ہی مریم عذراء کے سامنے آئی جس نے پھونک مار کر حضرت مسیح علیہ السلام کو بطن مادر میں پہنچایا۔ نہیں بلکہ اگر گہرا علمی کام لیا جائے تو میرے خیال میں جمہور اور شیخ کے مسلکوں میں بھی کوئی تعارض یا تخالف نہیں رہتا ہو سکتا ہے کہ شبیہ محمدی میں آنے والے تو جبرئیل ہی ہوں لیکن حقیقت محمدی سے مستفیر ہو

اُس کے حامل بنا کر آئے ہوں تاکہ ایک طرف تو اُن کیلئے شبیہ محمدی اختیار کرنا با معنی ہو جائے اور ادھر حقیقت عیسوی حقیقت محمدی سے قریب تر ہو جائے جس کا لازمی ہو کہ اُمت مسیحیہ کے بعد ہی اُمت محمدیہ کا دور شروع ہونے والا تھا گویا اُمت مسیحیہ اُمت مسلمہ کیلئے ایک تمہید تھی جو اصل مقصود سامنے لانے والی تھی (چنانچہ بشارت عیسوی سے (جسکو قرآن کریم نے آیت کریمہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ میں ذکر کیا ہے) واضح ہے) بریں تناسب تھا کہ نبی اسلام کی حقیقت سے نبی نصرانیہ خلقۃً آشنا کر دیا جائے تاکہ اُمت نصرانیہ کسی حد تک اسلام کے فن سے قریب ہو کر اُس کی تمہید بنے اور اُسے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کر سکے جس اس طرح جبرئیل علیہ السلام پر جبکہ وہ حقیقت محمدیہ کے رنگ میں ڈوبے ہوئے لائے اور اُنہی کی شبیہ کا جامہ پہن کر نمایاں ہوئے حقیقت محمدیہ کا اطلاق کر دیا گیا تو ظاہر ہے کہ اس تقریر کے بعد جو کہ مسلک ان شیخ نابلسی کے کلام میں کوئی تخالف باقی نہیں رہتا اور ان دونوں دعووں کی توفیق و تطبیق سے ہمارا یہ نظریہ کلام چھوٹے کو تنقلات نہیں پڑتا اور کلام شیخ سے واضح طور پر مؤید ہو جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی بنی اسرائیل کو شریعت محمدیہ کی مناسبت و مشابہت کی وجہ

بہر حال عقل، نقل، روایۃً، درایۃً اور جبرئیل کی ایک تفسیر شدہ آیت سے جس تقریر کی تائید ہوتی ہو اور اُنہی کے ساتھ ان نصوص شرعیہ سے اس کی تقویت ہوتی ہو جو ابھی مختصر سی پیش کی جا چکی ہیں تو یہ دعویٰ تخیل یا وجدان بعض کی حد سے گذر کر ایک شرعی دعوی کی حیثیت میں آ جاتا ہے کہ مریم عذرا کے سامنے جس شبیہ مبارک اور بشر سوی نے نمایاں ہو کر پھونک ماری وہ شبیہ محمدی تھی۔

اس ثابت شدہ دعوے سے تین حقائق پر خود بخود روشنی پڑ جاتی ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام اس

شبیہ مبارک کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جبکہ اُس کے تصرف سے حاملہ ہوئیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب شبیہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مریم علیہا السلام جنت میں زوجہ بنا کر دی جائیں گی۔ کہ وہ دنیا میں بھی حضور کی شبیہ مبارک کے سامنے بصورت زوجی کے آچکی تھیں چنانچہ معجم طبرانی اور مسند ابو یعلیٰ وغیرہ میں ایک طویل حدیث کے ذیل میں ارشاد نبوی ہے۔-

عن سعد بن جنادة العوفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله زوجنی فی الجنة مریم بنت عمران الخ (رواه ابن الکثیر تحت قوله تعالیٰ ثیبات وابکارا)	سعد بن جنادہ عوفی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم بنت عمران والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنت میں میری زوجہ بنایا ہے۔

جبکہ یہ واضح ہو گیا کہ مریم علیہا السلام اس شبیہ مبارک کے تصرف سے حاملہ ہوئیں اور اس شبیہ کیلئے بمنزلہ زوجہ کے ہوئیں حتیٰ کہ آخرت میں حقیقی طور پر صاحب شبیہ مبارک ہی کی زوجہ بھی بنیں۔ دہ پھر اس میں عجب کیا رہ جاتا ہے کہ یہی شبیہ مبارک حضرت عیسوی کے لئے بمنزلہ باپ کے تھی اور حضرت عیسیٰ اس کے سامنے بمثل اولاد کے تھے۔ پس چونکہ ولادۃ عیسوی میں صورت محمدی کا والدانہ دخل ہوا تو کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح صورت محمدی کی اولاد تھے۔

اسی بنا پر قرین عقل و صواب تھا کہ حضور کے ظہور نبوی کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں ظہور کا موقعہ دیا جائے تا کہ اُن کی آمد اسی طرح حضور کے بعد ہو جس طرح ایک بیٹا باپ کی پیدائش کے بعد ہی ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس تمثلی ابنیت کے ظہور کے بعد اُن کی عمر کے تقریباً نصف حصہ میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور قرب قیامت میں اُمت محمدیہ کے